

# نیٹ ورک مارکیٹنگ کا شرعی حکم



دارالافتاء اہل سنت  
Darul Ifta Ahle Sunnat

ریفرنس نمبر: UK-78

تاریخ: 15-04-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا نیٹ ورک مارکیٹنگ جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کا ممبر بننا کیسا ہے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

نیٹ ورک مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیوں کا ممبر بننا حرام اور سخت حرام ہے، کیونکہ شروع سے آخر تک سارا طریقہ کار اسلامی اصولوں کے خلاف اور کئی قسم کے مفسد و گناہ، مثلاً: جوا، رشوت، ضرر میں پڑنا اور دوسروں کو ڈالنا اور شرط فاسدہ وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا مختصر تعارف اور اس میں پائی جانے والی شرعی خرابیوں کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

نیٹ ورک مارکیٹنگ کا تعارف:

• نیٹ ورک مارکیٹنگ کو ملٹی لیول مارکیٹنگ (Multilevel Marketing) بھی کہتے ہیں۔ مصنوعات فروخت کرنے کے اس طریقہ کار میں ایک آدمی پہلے کمپنی کا ممبر بنتا ہے اور کمپنی سے اس کی مصنوعات خریدتا ہے۔ پھر وہ اپنی کوشش سے مزید دو افراد کو ممبر بناتا ہے اور یہ دونوں بھی کمپنی سے خریداری کرتے ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک پھر آگے دو افراد کو ممبر بناتے ہیں۔ یوں ہر ممبر اپنی کوشش سے مزید دو ممبر بناتا ہے اور نیچے ایک چین اور نیٹ ورک بنتا جاتا ہے۔

• ہر شخص جو دو افراد کو ممبر بناتا ہے، تو کمپنی اس شخص کو ممبر بنانے کا مخصوص کمیشن دیتی ہے۔ یہ کمیشن ممبر

بنانے والے فرد کے علاوہ اس سے اوپر والے افراد کو بھی ملتا ہے، مثلاً: پہلے ممبر نے صرف دو ممبر خود بنائے تھے، لیکن دوسرے تیسرے اور چوتھے مراحل میں بنے ہوئے ممبروں کا کمیشن بھی اس پہلے فرد کو ملتا رہے گا۔ البتہ کمیشن اسی وقت ملتا ہے، جب ممبر بننے والا فرد مخصوص مقدار میں خریداری بھی کرے۔

• کمپنی کا ممبر بننے کے لیے عموماً کچھ نہ کچھ رجسٹریشن فیس دینی پڑتی ہے۔ نیز مخصوص مقدار میں کمپنی کی چیزیں خریدنی ہوتی ہیں۔ اس کے بغیر کوئی بھی ممبر نہیں بن سکتا اور بعض اوقات کمیشن حاصل کرنے کے لیے بھی ہر ماہ یا ہر سال کچھ خریداری کرنا شرط ہوتا ہے۔

• ایسی کمپنیوں کے طریقہ کار کا بنیادی ڈھانچہ یہی ہوتا ہے، جو اوپر بیان ہوا، البتہ ضمنی کچھ چیزوں اور شرائط میں تھوڑا بہت فرق ہوتا ہے۔ عموماً اس طرح کی کمپنیاں نام بدل بدل کر تھوڑے تھوڑے عرصے کے لیے کام کرتی ہیں، مال کماتی ہیں اور پھر غائب ہو جاتی ہیں اور نیٹ ورک مارکیٹنگ پر کئی ممالک میں پابندی بھی ہے اور حکومت پاکستان بھی اس کے خلاف کئی بار وارننگ / تنبیہ جاری کر چکی ہے۔

نیٹ ورک مارکیٹنگ کی شرعی خرابیاں: اس نظام میں بہت سی شرعی خرابیاں ہیں جن کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

### (1) رشوت:

کمپنی کا ممبر بننے کے لیے سب سے پہلے رجسٹریشن فیس کے نام پر رقم دینی پڑتی ہے اور دینے والے کا مقصد اپنا کام نکالنا ہوتا ہے کہ وہ اس کے بدلے میں اپنے آپ کو کمپنی کا ممبر بنانا چاہتا ہے اور شرعی طور پر اپنا کام بنانے کے لیے صاحب امر کو کچھ دینا رشوت کہلاتا ہے، جیسا کہ فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 597 سے ماخوذ ہے۔ نیز فقیہ عصر حضرت مولانا مفتی نظام الدین رضوی دام ظلہ العالی اسی طرح کی کمپنیوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اس کے ناجائز ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ فیس کی شرعی حیثیت رشوت کی ہے جو یقیناً حرام ہے، وجہ یہ ہے کہ اپنا یا کسی کا بھی کام بنانے کے لیے ابتداءً صاحب امر کو کچھ روپے وغیرہ دینا رشوت ہے اور یہاں کمپنی کو فیس اس لیے دی جاتی ہے کہ اسے اجرت پر ممبر سازی کا حق دے دیا جائے اور فیس کے مقابل کوئی چیز نہیں ہوتی۔“

(ماہنامہ اشرفیہ، شمارہ مئی 2008ء، ص 38)

اور رشوت دینا یا لینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد

فرماتے ہیں ”الراشى والمرتشى فى النار“ ترجمہ: رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔  
(المعجم الاوسط، ج 2، ص 295، دارالحرمین، قاہرہ)

(2) قمار (جوا):

عموماً خریدار کو کمپنی کی مصنوعات میں رغبت نہیں ہوتی، بلکہ ممبر سازی و کمیشن کا حق دار بننے کے لیے یہ خریداری کرتا ہے اور اس کے لیے وہ کمپنی کی سستے معیار کی چیزیں بھی غبن فاحش کی حد تک مہنگی خریدنے کو تیار ہو جاتا ہے اور اسی مقصد کے لیے وہ شروع میں رجسٹریشن کی فیس بھی دیتا ہے، حالانکہ کوئی بھی عقلمند شخص جو ممبر سازی کا ذہن نہیں رکھتا وہ اپنا سرمایہ ایسی جگہوں پر کبھی نہیں لگاتا۔

تو حاصل یہ ہے کہ کمیشن حاصل کرنے کی لالچ میں خریدار، ممبر شپ کی فیس اور انتہائی مہنگی چیزیں خریدنے کی شکل میں اپنا کثیر سرمایہ داؤ (Risk) پر لگا دیتا ہے، جبکہ آئندہ مطلوبہ شرائط کے مطابق ممبر بنالینا اور کمیشن کا فائدہ پانا صرف ایک موہوم امید کی حد تک ہوتا ہے، جس میں تقریباً نوے فیصد افراد ناکام رہتے ہیں، تو یوں لالچ میں اپنی رقم داؤ پر لگانا قمار (جئے بازی) کے معنی میں ہے کہ امید موہوم پر پانسائڈال دیا اب فائدہ بھی ہو سکتا ہے اور نقصان بھی اور قمار بھی اسی چیز کا نام ہے جو حرام ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَخْيَارُ مَرْجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوا لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ“ ترجمہ کنز العرفان: ”اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیرنا پاک شیطانی کام ہی ہیں، تو ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“ (سورة المائدة، آیت 90)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس سے ملتی جلتی ایک صورت کہ جس میں ایک (بے قیمت) ٹکٹ خریدنا پڑتا تھا، کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: ”حقیقت دیکھئے تو معاملہ مذکورہ بنظر مقاصد ٹکٹ فروش و ٹکٹ خراں ہرگز بیع و شرا وغیرہ کوئی عقد شرعی نہیں، بلکہ صرف طمع کے جال میں لوگوں کو پھانسانا اور ایک امید موہوم پر پانسائڈالنا ہے اور یہی قمار ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 17، ص 330، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور اسی طرح کی صورت کے بارے میں حضرت صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”یہ جوا اور حرام ہے کہ ایک روپیہ دیکر اس رقم کثیر کے ملنے کی خواہش ہوتی ہے اور اس کے ملنے نہ ملنے دونوں کا احتمال

ہوتا ہے، اگر فارم فروخت ہو گئے، تو رقم ملے گی ورنہ روپیہ گیا، اس میں شرکت حرام ہے۔“

(فتاویٰ امجدیہ، ج 4، ص 234، مکتبہ رضویہ، کراچی)

جید مفتیان کرام و معتمد علماء پر مشتمل مجلس شرعی اشرفیہ نے اس موضوع سے متعلق اپنے فیصلہ میں لکھا: ”آئندہ ممبر بنالینا اور کمیشن کا فائدہ پانا محض ایک امید موہوم ہے۔ نوے فیصد لوگ اس میں ناکام رہتے ہیں، تو یہ ایک طرح کی جوئے بازی ہے جس میں فائدہ اور نقصان دونوں کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ جوئے بازی بھی ناجائز و حرام ہے۔“

(مجلس شرعی کے فیصلے، ج 1، ص 326، مطبوعہ دارالنعمان)

(3) ضرر و اضرار (یعنی نقصان میں پڑنا اور ڈالنا) اور دھوکا دہی:

ایسی کمپنیوں کی اشیاء عموماً اپنے معیار کے لحاظ سے کم دام کی ہوتی ہیں، لیکن عام خریدار جنہیں اس کی پرکھ نہیں ہوتی انہیں یہ چیزیں بہت اعلیٰ معیار (High Quality) اور زیادہ دام کی ظاہر کر کے غبن فاحش کی حد تک مہنگا بیچا جاتا ہے، جو دھوکا اور مسلمان کو نقصان میں ڈالنے کی وجہ سے حرام ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من غش فلیس منی“ ترجمہ: جو دھوکا دے وہ مجھ سے نہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، ج 1، ص 99، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اور کمیشن کے لالچ میں کم داموں والی چیزیں غبن فاحش کی حد تک مہنگی خرید لینا اپنا نقصان بھی ہے۔ خود ضرر (نقصان) میں پڑنا اور دوسروں کو ضرر میں ڈالنا دونوں اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام“ ترجمہ: اسلام میں نہ ضرر ہے، نہ دوسرے کو ضرر دینا۔

(المعجم الاوسط، ج 5، ص 283، دار الحرمین، قاہرہ)

(4) شروط فاسدہ:

اس نظام میں شامل ہونے والا فرد کمپنی کے ساتھ دو طرح کا عقد / معاہدہ کرتا ہے۔ (1) عقد بیع: یعنی وہ کمپنی کی مصنوعات خریدتا ہے۔ (2) عقد اجارہ: یعنی وہ لوگوں کو کمپنی کا ممبر بنوانے کے بدلے میں کمیشن حاصل کرتا ہے۔

لیکن یہ دونوں عقد ایک دوسرے کے ساتھ مشروط ہوتے ہیں، وہ یوں کہ کمپنی ممبر سازی کا حق دینے کے لیے خریداری کرنے کی شرط رکھتی ہے یہ ”اجارہ بشرط بیع“ ہے اور خریدار کی طرف سے گویا خریداری اس شرط پر ہوتی ہے کہ

اس کی بنیاد پر اسے ممبر سازی کا حق ملے گا۔ یہ ”بیع بشرط اجارہ“ ہے اور بیع میں اجارے کی شرط یا اجارے میں بیع کی شرط لگانا، جائز نہیں ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: ”أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع وشرط“ ترجمہ: کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خریداری اور شرط سے منع فرمایا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمہ عبد اللہ، ج 4، ص 335، مطبوعہ دار الحرمین، قاہرہ)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ولو قال أبيعك هذا بثلاثمائة على أن يخدمني سنة كان فاسد الآن هذا بيع شرط فيه الإجارة مختصراً“ ترجمہ: اگر کسی نے کہا میں نے یہ (غلام) تجھے تین سو کے بدلے اس شرط پر فروخت کیا کہ یہ ایک سال تک میری خدمت کرے گا، تو یہ بیع فاسد ہے، کیونکہ یہ ایسی بیع ہے، جس میں اجارہ کی شرط لگائی ہے۔

(عالمگیری، کتاب البيوع، الباب العاشر، ج 3، ص 135، دار الفکر، بیروت)

تنویر الابصار اور بحر الرائق، ج 7، ص 311 وغیرہ میں ہے، واللفظ للاول: ”تفسد الإجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد“ ترجمہ: مقتضائے عقد کے خلاف شرائط لگانے سے اجارہ فاسد ہو جاتا ہے۔

(تنویر الابصار، کتاب الاجارہ، ج 6، ص 46، دار الفکر، بیروت)

### (5) خلاف شرع کمیشن کا طریقہ کار:

ناجائز ہونے کی ایک اور وجہ کمیشن کے طریقہ کار کا فقہی قوانین شرعیہ کے خلاف ہونا بھی ہے، کیونکہ کمیشن ایجنٹ اس وقت کمیشن یا اجرت کا مستحق ہوتا ہے، جب وہ گاہک لانے میں قابل معاوضہ کام اور محنت و کوشش کرے۔ اگر اس نے ایسا کام نہ کیا، تو اسے کمیشن لینے کا حق نہیں اگرچہ اس نے دو چار باتیں کر کے کسی کو تیار کر لیا ہو۔

امام اہلسنت احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ”اگر کارندہ نے اس بارہ میں جو محنت و کوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لیے کوئی دوا دوش نہ کی، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلاً: آقا کو مشورہ دیا کہ یہ چیز اچھی ہے، خرید لینی چاہیے یا اس میں آپ کا نقصان نہیں اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خرید لی جب تو یہ شخص عمر و بائع سے کسی اجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے، محنت کرنے کی ہوتی ہے، نہ بیٹھے بیٹھے دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے، مشورہ دینے کی۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج 19، ص 453، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

یو نہیں جس آدمی کو ممبر بنانے کے لیے اس نے محنت نہیں کی، بلکہ کسی دوسرے فرد نے کی ہے، تو اس کا کمیشن وہ دوسرا فرد ہی لے سکتا ہے، پہلا فرد جس نے کوئی محنت نہیں کی اس کو کمیشن کا مستحق نہیں بنایا جاسکتا، مثلاً: زید نے بکر کو قابل معاوضہ محنت کر کے ممبر بنوایا اور پھر بکر نے بھی اسی طرح خالد کو ممبر بنوایا، تو شرعی طور پر زید، بکر کے ممبر بننے کا کمیشن لے سکتا ہے، لیکن خالد کے ممبر بننے کا کمیشن نہیں لے سکتا۔

لیکن ملٹی لیول مارکیٹنگ میں کمیشن دینے کا طریقہ اس شرعی ضابطے کے متضادم و خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز

ہے۔

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

کتبہ

المتخصص في الفقه الاسلامي

محمد ساجد عطاری



الجواب صحیح  
مفتی محمد قاسم عطاری

13 رمضان المبارک 1443ھ / 15 اپریل 2022ء